© rasailojaraid.com

بت شکنی

اسلام کی نظر میں

حافظ عبدالعزیز علوی — شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ

بنی نوع انسان پر اسلام کی جو لاتعداد کرم فرمائیاں ہیں ان میں سے اولین اور سب سے تابندہ خوبی توحید ہے کہ انسان کے دل سے ساری انسانیت کا ڈر اور خوف نکال کر اس میں صرف ایک واحد دتنہا وحدہ لاشریک کی محبت عقیدت اور اس کی مخالفت سے بچاؤ کو بھر دیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مسلمان شخص جب عمل پہ آمادہ ہو جائے تو کائنات کی تمام تر مخالفتوں کو وہ پرکاہ کی حیثیت نہیں دیتا۔

یہی عالم کچھ عرصہ قبل دیکھنے میں آیا کہ جب طالبان نے اپنے علاقوں کو ان بتوں سے پاک کرنے کا ارادہ کیا جن کا کوئی پیروکار وہاں موجود نہیں تھا تو سارا کفر یوں چیخ اٹھا کہ صور اسرافیل کی سی کیفیت پیدا کر دی مگر وہ بھولے بادشاہ ہیں۔ نہیں سمجھتے کہ دب جانا اور ہٹ جانا مسلمان کی سرشت میں ہے ہی نہیں۔ حیرتناک بات یہ ہے کہ جب ان فاقہ زدہ افغانوں پہ پابندیاں لگائی گئیں۔ انہیں بھوکوں مارنے کی سازش میں رنگ بھرے گئے سب نے منہ میں گھنگھیاں ڈال لیں مگر جب پتھروں کے ٹکڑوں کی بات آئی تو اس قدر زور وشور..... آج کے اس مہذب دور میں بھی دیکھنے والا مغرب کے نزدیک انسان کی تکریم دیکھ سکتا ہے کہ پتھر کے ٹکڑوں کو انسان جو اشرف المخلوقات ہے، سے بڑھا دیا کیونکہ اس آواز کفر میں بعض مسلمان بھی شامل تھے اس لئے ہم اس عمل کو دیکھتے ہیں کہ اسلام اس کو کس نظر سے دیکھتا ہے۔

اسلام کی تکمیل آخری رسول اور آخری کتاب کے ذریعے کی گئی ہے اور اسمیں بھی تدریج کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اور تکمیل میں اس بات کو بھی بطور خاص زیر نظر رکھا گیا ہے کہ اصل کی مانند ان دوسری چیزوں کو بھی حرام اور ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ جو بعد از اں اصل حرام چیز تک پہنچنے کا راستہ بن سکتی تھیں اصل جرم اور معصیت کبیرہ شرک اور بت پرستی ہے لیکن ساتھ ساتھ ان تمام راستوں کو بھی مسدود کر دیا گیا۔ جو شرک اور بت پرستی کا ذریعہ بن سکتے ہیں اس لئے ذی روح اشیاء کی تصاویر بنانا اور ان کا استعمال کرنا حرام قرار دیا گیا۔

> اللہ کے ہاں بت شکنی اتنا پسندیدہ طرز عمل تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بت شکن بندے کیلئے خصوصی انتظام فرمایا آگ جس کی خاصیت جلانا اور بھسم کرنا ہے اس کو ٹھنڈک اور سلامتی والی بنا دیا اس طرح پوری قوم کی چالوں کو ناکام بنا دیا ان کو خائب وخاسر کر کے نیچا دکھایا اور اپنے بندے کی حفاظت کر کے اس کو کامیاب وکامران ٹھہرایا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ان اشد الناس عذابا عندالله يوم القيامة المصورون (بخاری ومسلم)

قیامت کے دن اللہ کے ہاں سخت ترین عذاب پانے والے لوگ تصویریں بنانے والے ہوں گے حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں میں نے اپنی الماری یا طاقچہ پر ایک باریک کپڑا لٹکا رکھا تھا جس میں تماثیل تھیں۔ آپ نے جب اس کو دیکھا تو چاک کر ڈالا اور آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ (متفق علیہ) تمثال ہر اس مصنوعی چیز کو کہتے ہیں جو اللہ کی بنائی ہوئی ہو کسی چیز کی مانند بنائی گئی ہو۔ قطع نظر اس سے کہ وہ کوئی انسان ہے یا حیوان، درخت ہے یا پھول، دریا ہے یا کوئی اور بے جان چیز (لسان العرب، کشاف) بحوالہ تفہیم القران ج ۴ سورہ سبا)

۲۔ تصویر سازی اللہ تعالیٰ کی ایک صفت کی نقالی ہے۔ مصور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ایک اسم ہے اور صورت گری اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیلئے سزاوار اور لائق ہے۔ جو انسان کسی جاندار کا مجسمہ کا نقوش اور رنگ سے اس کی تصویر بناتا ہے گویا وہ عملی طور پر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ صورت گری کرسکتا ہے حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں نبی اکرمؐ نے فرمایا قیامت کے روز سخت ترین عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی تخلیق کی نقل اتارتے ہیں۔ کشبھون بخلق اللہ۔ اللہ کی تخلیق کی مانند تخلیق کی کوشش کرتے ہیں روایات میں یضاھون بخلق اللہ ہے اللہ کی مخلوق کے مشابے بناتے ہیں (بخاری ومسلم میں بھی آیا ہے) حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن سخت ترین عذاب دیا جائیگا ان سے کہا جائیگا احیوا ماخلقتم جو کچھ تم نے بنایا اسے زندہ کرو۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تصویر بنائے گا اللہ تعالیٰ اسے اسوقت تک سزا دیتا رہے گا۔ حتی ینفخ فیھا الروح ولیس بنا نفخ فیھا ابدا۔ یہاں تک کہ وہ اس میں روح پھونکے (اس کو زندہ کرے اور وہ کبھی اس میں روح نہیں پھونک سکتا (متفق علیہ)

۳۔ جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے کیونکہ انہیں ان چیزوں سے نفرت ہے۔ اور جس گھر میں فرشتے داخل نہ ہوں تو وہ گھر اللہ کی رحمت، برکت اور نورانیت سے محروم ہو جاتا ہے اور جو گھر رحمت کے فرشتوں سے خالی ہو اس میں شیاطین ڈیرہ ڈال لیتے ہیں اس لئے گھر میں بسنے والوں کے دلوں میں شکوک شبہات پیدا ہوتے ہیں گناہ اور معصیت کی سنگینی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے۔ عبادت واطاعت کی توفیق گھٹ جاتی ہے۔ رسول اللہ فرماتے ہیں میرے پاس جبرائیل تشریف لائے اور مجھے کہا میں کل آپ کے ہاں آیا تھا لیکن گھر میں صرف اس لئے داخل نہ ہوا کہ آپ کے دروازے پر مردوں کی تصاویر تھیں اور گھر میں ایک باریک پردہ تھا جس پر تصویریں تھیں۔ گھر میں ایک کتا تھا گھر میں جو تصویریں ہیں ان کے سر کٹوا دیجئے تاکہ وہ درخت کی ہیئت وشکل کی ہو جائیں وہ بھی کٹوا دیجئے اور کتے کو نکلوا دیجئے کیونکہ ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔ (آداب الزماں ۱۹۰ تا ۱۹۱)

> **آپ کے سامنے جب حضرت ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ نے ایک کلیسا کی تصویروں کا تذکرہ فرمایا تو نبیؐ نے فرمایا ان لوگوں کا یہ حال تھا کہ جب ان میں کوئی نیک انسان فوت ہو جاتا تھا اس کی قبر پر عبادت گاہ بنا لیتے اور اس میں یہ تصویریں بناتے**

چونکہ اسلام کی بنیاد واساس توحید ہے شخصیت پرستی اور مجسمہ سازی توحید کے بالکل منافی اور متضاد ہے اس لئے حضرت ابراہیمؑ جنکی تعظیم وتکریم تمام مسلمان، عیسائی اور یہودی بھی کرتے ہیں بلکہ مشرکین عرب بھی ان کی اولاد ہونے پر فخر کرتے تھے اور اپنے آپ کو حکومت ابراہیمی کے حامل قرار دیتے تھے ان کے متعلق اللہ فرماتے ہیں

ولقد اتینا ابراھیم رشدہ من قبل وکنا بہ علمین (الانبیاء)

اس سے پہلے ہم نے ابراہیم کو رشد و ہدائت اور معرفت عنائت فرمائی جو اس کے درجے اور مرتبے کے شایان شان تھی اور ہم ان کی صلاحیت اور استعداد سے خوب آگاہ تھے۔

حضرت ابراہیم کی بالکل ابتدائی سرگزشت حیات کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن مجید میں ایسا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ جس سے ان کی جرأت و جسارت اور فتوت و استقامت کا اظہار ہوتا ہے۔ اور واضح ہوتا ہے کہ انہیں تصویروں اور مجسموں سے کس قدر شدید نفرت اور کراہت تھی۔ ان کی رشد و ہدایت کی دلیل و برہان کو نمایاں کرنے کیلئے بتایا گیا ہے کہ ان کی پیدائش تو اگرچہ ایک بت پرست قوم، ایک مبتلائے شرک خاندان اور ایک بت گر بت فروش باپ کے گھر میں ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو جو توحید کی روشنی اور معرفت بخشی تھی اس کا عین عنفوان شباب میں انہوں نے اسکا اظہار اس طرح کیا کہ ہوش سنبھالتے ہی انتہائی تحقیر واستخفاف کے انداز مین بغیر کسی خوف وڈر کے بالکل بے نیاز اور بے پرواہ ہو کر اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا۔ **ماھذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون (الانبیاء ۵۳)**

یہ کیا مورتیاں ہیں جن پر تم دھرنا دیئے بیٹھے ہو۔ دوسری جگہ فرمایا **ماذا تعبدون افکا الھۃ دون اللہ تریدون (الصافات ۸۵،۸۶)** تم لوگ کس چیز کو پوجتے ہو کیا اللہ کے سوا من گھڑت معبودوں کے طالب ہو؟ جب وہ اس کے جواب میں کوئی لائق التفات اور قابل قبول حجت پیش نہ کر سکے تو پھر فرمایا **تااللہ لاکیدن اصنامکم بعدان تولوا مدبرین (الانبیاء ۵۷)** جب تم یہاں سے رخصت ہو جاؤ گے تو میں تمہارے ان بتوں کے ساتھ ایک خفیہ تدبیر کروں گا۔

سورۃ الصافات میں فرمایا وہ ان کو چھوڑ کر چلے گئے تو وہ نظر بچا کر ان کے دیوتاؤں کی طرف گئے اور پوچھا تم لوگ کھاتے کیوں نہیں ہو تمہیں کیا ہوا ہے۔ بولتے کیوں نہیں ہو پھر ان کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بھر پور (دایاں) ہاتھ مارا۔ سورۃ انبیاء میں ہے فجعلھم جذاذا ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ مکمل سوال وجواب کیلئے دیکھیئے سورۃ الانبیاء (آیت ۵ تا ۷۰) سورۃ الشعراء (آیت ۶۹ تا ۸۳) (سورۃ الصافات آیت ۷۵ تا ۹۸)

حضرت ابراہیمؑ چونکہ حنیف، اللہ کے آگے جھکے ہوئے اور پوری ایک امت تھے (کان امۃ قانتا) اس لئے یہ انتہائی شدید اقدام کرتے ہوئے پوری قوم اور اپنے قبیلہ و خاندان کی مخالفت اور ردعمل کی کوئی پرواہ نہ کی۔ جب قوم مقابلہ میں عاجز و درماندہ ہوگئی تو پھر جیسا کہ جہل اور تعصب کا قاعدہ ہے ظلم وتشدد پر اتر آئی اور آپ کو زندہ جلانا چاہا لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں محفوظ و مامون رکھا۔

قرآن مجید میں ہے قالوا حرقوہ وانصروا الھتکم ان کنتم فاعلین ۔ قلنا یانار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم۔ (الانبیاء ۶۸-۶۹) انہوں نے کہا کہ اس کو جلا دو اور اپنے معبودوں کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہو اگر کچھ کرنے کا ارادہ ہے۔ ہم نے حکم دیا کہ اے آگ تو ابراہیم کیلئے ٹھنڈی اور سلامتی بن جا۔

دوسری جگہ فرمایا۔ قالوا ابنوا لہ بنیانا فالقوہ فی الجحیم۔ فارادوبہ کیدا فجعلنھم الاسفلین (الصافات ۹۷، ۹۸) انہوں نے کہا اس کیلئے ایک مکان بناؤ پس اس کو آگ میں جھونک دو انہوں نے اس کیساتھ چال چلنی چاہی تو ہم نے انہیں نیچا دکھا دیا۔

اللہ کے ہاں بت شکنی اتنا پسندیدہ طرز عمل تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بت شکن بندے کیلئے خصوصی انتظام فرمایا آگ جس کی خاصیت جلانا اور بھسم کرنا ہے اس کو ٹھنڈک اور سلامتی والی بنا دیا اس طرح پوری قوم کی چال کو ناکام بنا دیا ان کو خائب و خاسر کر کے نیچا دکھایا اور اپنے بندے کی حفاظت کر کے اس کو کامیاب و کامران ٹھہرایا۔

حضرت ابراہیم کے اس فعل کو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس قدر پذیرائی ملی کہ تورات جو یہودیوں اور عیسائیوں کیلئے قوانین واحکام کی کتاب ہے میں بھی تصویر سازی اور مورت تراشنے کو ناجائز قرار دیا گیا۔ تورات میں ہے۔

خداوند تیرا خدا جو تجھے زمین مصر سے، غلامی کے گھر سے نکال لایا، میں ہوں میرے حضور تیرا دوسرا خدا نہ ہو دے۔ تو اپنے لئے کوئی مورت یا کسی چیز کی صورت، جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی میں زمین کے نیچے سے بنا تو ان کے آگے اپنے تیئں مت جھکا، اور نہ ان کی عبادت کر کیونکہ میں تیرا خدا غیور خدا ہوں، (خروج باب ۲ آیت نمبر ۲-۵) تدبر قرآن سورۃ سبا۔

دوسری جگہ ہے تم اپنے لئے بت نہ بنانا اور نہ تراشی ہوئی مورت یا لاٹ اپنے لئے کھڑی کرنا اور نہ اپنے ملک میں شبیہہ دار پتھر رکھنا کہ اسے سجدہ کرو (احیاء باب ۲۶ آیت نمبر ۱)

تیسری جگہ ہے دقانہ ہو نہ تم بگڑ کر کسی شکل یا صورت میں کھودی ہوئی مورت اپنے لئے بنالو۔ جس کی شبیہہ کسی مرد یا عورت یا زمین کے کسی حیوان یا ہوا میں اڑنے والے کسی پرند یا زمین میں رینگنے والے جاندار یا مچھلی سے جو زمین کے نیچے پانی میں رہتی ہے۔ سے ملتی ہو۔ (استثنائے باب آیت ۱۶-۱۸)

اس کتاب کے باب ۲۷ میں آیت نمبر ۱۵ میں ہے تفہیم القرآن سورہ سباء

لعنت اس آدمی پر جو کاریگری کی صفت کیطرح کھودی ہوئی یا ڈھالی ہوئی مورت بنا کر جو خداوند کے نزدیک مکروہ ہے۔ اس کو کسی پوشیدہ جگہ نصب کرے۔

ان صاف اور صریح احکام سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تصویر اور مجسمہ سازی کے بارے میں آخری رسول کی ہدایات تورات کے احکام کی تجدید کرتی ہیں لیکن بدقسمتی سے اہل کتاب اور مسلمانوں نے عموماً اپنی اپنی تعلیمات کو نظر انداز کر دیا ہے اہل کتاب کے بارے میں آپ کے سامنے جب حضرت ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ نے ایک کلیسا کی تصویروں کا تذکرہ فرمایا تو نبیؐ نے فرمایا ان لوگوں کا یہ حال تھا کہ جب ان میں کوئی نیک انسان فوت ہو جاتا تھا اس کی قبر پر عبادت گاہ بنالیتے اور اس میں یہ تصویریں بناتے فرمایا:

فاولئك شرار الخلق عندالله یوم القیامة تو یہ لوگ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بدترین لوگ شمار ہونگے (بخاری) رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے بعد اسلام کو جب قوت وشوکت حاصل ہوگئی اور جزیرہ عرب کے مشرک سرنگوں ہوگئے تو آپ نے تمام مجسموں اور بتوں کو توڑ ڈالا مسند احمد میں حضرت علی کی روایت ہے کہ رسول اللہؐ ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو مدینہ جا کر کوئی بت توڑے بغیر نہ چھوڑے اور کوئی قبر نہ چھوڑے جسے زمین کے برابر نہ کر دے اور کوئی تصویر نہ چھوڑے جسے مٹا نہ دے ایک شخص نے عرض کیا اللہ کے رسول میں اس کیلئے حاضر ہوں۔

اس کو اجازت دے دی گئی مگر وہ اہل مدینہ کے ڈر سے یہ کام کئے بغیر واپس آ گیا۔ پھر حضرت علیؓ نے عرض کیا اللہ کے رسول میں جاتا ہوں وہ گئے اور واپس آ کر بتایا کہ اللہ کے رسول میں نے کوئی بت نہیں چھوڑا جسے توڑا نہ ہو کوئی قبر نہیں چھوڑی جسے زمین کے برابر کر دیا اور کوئی تصویر نہیں چھوڑی جسے مٹا نہ دیا پھر رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے آئندہ اس قسم کی کوئی چیز بنائی تو اس نے اس تعلیم سے کفر کیا جو محمدؐ پر نازل ہوئی ہے۔ تفہیم القران سورۃ سبا

صحیح میں ہے ابوم...... بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت علی نے فرمایا کہ میں تجھے ایسے کام کیلئے نہ بھیجوں جس کیلئے مجھے رسول اللہؐ نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ن ۔ یا اور بت منائے بغیر نہ چھوڑنا کسی ے ینا اور برابر کر دینا۔ (کتاب)

فتح مکہ کے بعد ۲۵ رمضان ۸ھ کو رسول اللہ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو عزیٰ کی طرف بھیجا جس کا بت خانہ نخلہ نامی مقام پر تھا قریش کنانہ اور مضر کے لوگ اس کی تعظیم و توقیر کرتے تھے آپ نے حضرت خالدؓ سے فرمایا بطن نخلہ میں تمہیں ایک قطار میں کیکر کے تین درخت ملیں گے ان میں سے پہلا درخت کاٹ دو حضرت خالد بن ولید نے تعمیل ارشاد سے فارغ ہو کر واپس آ کر آپ کو بتایا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ درخت کاٹنے کے بعد کچھ نظر آیا جواب دیا نہیں۔ حکم دیا اب جا کر دوسرا درخت کاٹ دو آپ نے ایسا ہی کیا تو نبیؐ نے پوچھا درخت کاٹنے کے بعد کچھ نظر آیا ''نہیں'' حضرت خالد بن ولید نے جواب دیا آپ نے فرمایا جاؤ تیسرا درخت بھی کاٹ دو۔ حضرت خالدؓ وہاں پہنچے تو ایک حبشی عورت دیکھی جس کے بال بکھرے تھے دونوں ہاتھ کندھوں پر رکھے تھے اور غصے سے دانت پیس رہی تھی اور اس بت خانے کا مجاور پیچھے کھڑا تھا حضرت خالد نے اس سے مخاطب ہو کر کہا اے عزیٰ تیرا انکار کرتا ہوں تیری پوجا پاٹ کا زمانہ گیا میں دیکھ رہا ہوں اللہ تعالیٰ نے تجھے ذلیل کر دیا ہے پھر ایک ہی بار میں اس کا سر پھاڑ دیا جس سے وہ کوئلہ کی طرح بھسم ہو گئی پھر درخت کو کاٹ کر مجاور کو بھی قتل کر دیا بت خانہ میں جو مال و دولت تھی اسے قبضہ میں لے لیا۔ واپس آ کر آپ کو اطلاع دی تو آپ نے فرمایا یہی حبشی عورت کی شکل میں عزیٰ دیوی تھی اور آج کے بعد عربوں کی کوئی عزیٰ نہیں ہے۔ (اخبار مکہ ج ا ص ۱۲۶ تا ۱۲۸ السیرۃ النبویہ، ابن کثیر ج ۳ ص ۵۹۷، ۵۹۸، مختصر سیرت الرسول ص ۶۳، ۶۴)

فتح مکہ کے بعد جہاں جہاں ممکن ہوا آپ بت تڑواتے رہے ہیں

سب سے قدیم بت منات تھا۔ بحر احمر کے ساحل پر مکہ اور مدینہ کے درمیان مشلل کی جانب قدید میں نصب کیا گیا تھا سب عرب اس کی تعظیم کرتے تھے مگر اوس اور خزرج نیز مکہ، مدینہ اور ملحقہ بستیوں کے باشندے خصوصی طور پر اس کی توقیر و تعظیم میں پیش پیش تھے۔ یہ لوگ اس کے نام پر جانور ذبح کرتے تھے اور اس پر بیش قیمت تحائف اور نذرانے چڑھاتے تھے۔ ہذیل اور خزاعہ کا بت بھی یہی تھا۔ فتح مکہ کے بعد رسول اللہ نے ابو سفیان بن حرب اور ابن الکلبی حضرت علی کو بھیجا انہوں نے اسے توڑ کر پیوند خاک کر دیا۔ (سیرت ابن ہشام ج ا ص ۱۲۰)

عربوں کا تیسرا بڑا بت لات تھا جو منات کے بعد تعمیر ہوا اس کا بت خانہ طائف میں تھا یہ دراصل چوکور پتھر تھا ثقیف کے لوگ اس کے مجاور تھے انہوں نے اس پر عالی شان عمارت کھڑی کر دی تھی قریش اور عرب کے لوگ اسکی تعظیم کرتے تھے۔ عقیدت میں اپنے بچوں کے نام زید اللات اور تیم اللات قسم کے رکھتے تھے۔ اور بعض کے قول کے مطابق لات ایک نیک شخص تھا ستو بھگو کر حاجیوں کو پلاتا تھا اس کے مرنے کے بعد لوگ اس کی قبر پر جھک پڑے پھر اس کا مجسمہ بنا کر نصب کر دیا اور اس پر ایک عالیشان عمارت بنا دی رسول اللہؐ نے اس کی طرف حضرت مغیرہ بن شعبہؓ اور حضرت ابو سفیان بن حرب کو بھیجا انہوں نے اس کو گرا کر اسکے ملبہ کو آگ لگا دی پھر اس کی جگہ مسجد بنا دی (مختصر سیرت الرسول اردو ۶۴)

دوس قبیلہ کے ایک دوسرے بت ذوالکفین کی طرف حضرت طفیل بن عمرو دوسی کو بھیجا انہوں نے اسے آگ لگا کر جلا دیا

قبالہ مقام پر خثعم بجیلہ اور ان کے علاقہ میں رہنے والے دوسرے عربوں کا ذوالخلصہ نامی بت تھا یہ سفید سنگ مرمر کا بنا ہوا تھا۔ اس کے سر پر تاج جیسی کوئی چیز منقش تھی اور اس پر ایک خوبصورت عمارت بنی تھی۔ (مختصر سیرت الرسول ص ۶۷) رسول اللہ نے حضرت جریر بن عبداللہ بجلی سے فرمایا کیا تم مجھے ذوالخلصہ سے راحت نہیں دو گے۔ حضرت جریر نے آپ کے ارشاد کی تعمیل کیلئے احمس قبیلہ کے ۱۵۰ آدمی لئے جو شاہسواری میں مانے ہوئے لوگ تھے۔ اور آپ کی خدمت میں عرض کی اے اللہ کے رسول میں گھوڑے کی پیٹھ پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا گر پڑتا ہوں آپ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا جس سے آپ کی انگلیوں کے نشان ان کے سینہ پر ظاہر ہو گئے اور دعا کی اے اللہ اس کو ثابت رکھ اور اس کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے یہ لوگ ذوالخلصہ کے پاس پہنچے اور اس کو توڑ دیا اور آگ لگا دی اور آپ کو بشارت دینے کیلئے ایک آدمی بھیجا اس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر فتح کی بشارت دی اور کہا اس اللہ کی قسم جس نے آپ کو دین حق دیکر بھیجا ہے جب تک وہ بت جل کر خارش زدہ اونٹ کی طرح سیاہ نہیں ہو گیا میں وہاں سے نہیں چلا یہ سنکر آپ نے احمس قبیلہ اور اس کے آدمیوں کیلئے پانچ دفعہ برکت کی دعا کی (بخاری و مسلم)

خثعم اور باہلہ کے لوگوں نے مزاحمت کی تھی لیکن جریر اور ان کے ساتھ ان پر غالب آ گئے خود ذوالخلصہ کو توڑ کر اس کو آگ لگا دی یہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

واقعہ علامہ سہیلی کے بقول آپ کی وفات سے دو سال قبل کا ہے (مختصر سیرت رسول ص ۶۸)

گویا فتح مکہ کے بعد جہاں جہاں ممکن ہوا آپ بت تڑواتے رہے ہیں۔ فتح مکہ کے دن خود آپ جب مکہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے ارد گرد تین سو ساٹھ بت تھے۔ آپ سواری پر سوار ہو کر یہ آیت پڑھتے ہوئے چلے جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا آپ جس بت کے چہرے کیطرف اشارہ کرتے وہ اپنی سیرین کے بل گر جاتا اور جس کی سیرین کی طرف اشارہ فرماتے وہ منہ کے بل گر جاتا پھر نماز ظہر کے بعد آپ نے تمام بتوں کو اکٹھا کر کے تڑوایا اور ان کو جلوا دیا اس موقع پر فضالہ بن عمیر بن ملوح لیثی نے یہ شعر کہے۔

لو مارایت محمد اوجنوده
باالفتح يوم تكسر الاصنام
رايت نورالله اصبح بيندنا
والشرك يغشى وجهه الاظلام

(اخبار المکہ ج ا ص ۱۲۰، ۱۲۱)

فتح مکہ کے دن آپ نے یہ اعلان بھی فرمایا کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے وہ گھر میں کسی بت کو توڑے بغیر نہ چھوڑے یہ سنکر مسلمان بت توڑنے لگے اور عکرمہ بن ابی جہل جب مسلمان ہو گیا تو اسے قریش کے جس گھر کے بارے میں پتہ چلتا کہ اس میں بت ہے تو وہ وہاں پہنچ جاتے اور بت توڑ دیتے قریش کے ہر گھر میں بت موجود تھے حضرت ہند بنت عتبہ جب مسلمان ہوگئی تو اس نے اپنے گھر کے بت کو ریزہ ریزہ کر دیا (اخبار المکہ ازرقی ج ا ص ۱۲۳)

ان بتوں کے ساتھ نائلہ اور اساف کے مجسموں کو بھی توڑ ڈالا گیا۔ نائلہ ایک سیاہ اور سفید بالوں والی بڑھیا برہنہ حالت میں نکلی اس نے اپنے بال پھیلائے ہوئے تھے اپنا چہرہ نوچ رہی تھی اور تباہی و بربادی مانگ رہی تھی۔ آپ نے فرمایا یہ نائلہ ہے (السیرۃ النبویہ ابن کثیر ج ا ص ۷۰)

فتح مکہ کے بعد آپ نے دوس قبیلہ کے ایک دو سے بت ذوالکفین کی طرف حضرت طفیل بن عمرو دوسی کو بھیجا انہوں نے اسے آگ کو لگا کر جلا دیا (اخبار المکہ ازرقی ج ا ص ۱۳۱)

قبیلہ ہذیل کے بت سواع کی طرف حضرت عمرو بن عاص کو بھیجا جب وہ اس کے پاس پہنچے تو اس کے محافظ نے پوچھا کیسے آئے ہو۔ انہوں نے جواب دیا سواع کو تہس نہس کرنا چاہتا ہوں اس نے کہا تیرا اس کے ساتھ کیا واسطہ حضرت عمر نے جواب دیا مجھے رسول اللہ نے حکم دیا ہے اور اس طرح حضرت عمر نے اسے توڑ پھوڑ دیا۔ (اخبار مکہ ازرقی ج ا ص ۱۳۱)

قبیلہ طے کا بت آج اور سلمی کے درمیان نصب تھا آپ نے اس کو توڑنے کیلئے حضرت علی کو بھیجا اس بت کا نام فلس تھا جو انسان کی شکل میں تھا آپ نے اسے توڑنے کیلئے حضرت علی کو بھیجا (سیرت ابن ہشام ج ا ص ۱۲۱ مع حاشیہ نمبر ۴) اس طرح آپ نے اپنی زندگی کے آخری ایام تک بت شکنی کی کاروائیوں کو جاری رکھا لہذا یہ مسلمان حکومت کا فرض ہے کہ اسے جب اور جہاں موقع ملے وہ بت شکنی کرے آج کل یہودیوں کے ذرائع ابلاغ نے طالبان کے خلاف انتہائی مکروہ پروپیگنڈہ کا بازار گرم کیا ہوا ہے اور ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے عیسائی صحافی بھی آسمان سر پر اٹھائے ہوئے ہیں حالانکہ یہی لوگ اس وقت بالکل گونگے اور بہرے ہو جاتے ہیں جب مسلمانوں کی مساجد کو گرایا جاتا ہے یا قرآن مجید کو جلایا جاتا ہے۔

بقیہ: گمشدہ میراث

ضرورتوں اور دنیاداری کے دبیز پردے پڑے ہوئے ہیں۔ جو سر پر پڑنے والی کسی بھی ضرب سے ہٹ جاتے ہیں اور یہ جذبہ اسی طرح تازہ اور نکھرا ہوا سامنے آ جاتا ہے۔

1965 کی جنگ اس بات کی گواہ ہے۔ چونڈہ کے محاذ پر مکار دشمن بھارت نے چھ سو ٹینکوں کو اکٹھے یلغار کر کے بڑھایا یہ دنیا کا سب سے بڑا ٹینکوں کا حملہ تھا اور پوری دنیا کا میڈیا اور مبصرین اس بات کی توقع کر رہے تھے کہ پاکستان اس حملے کی تاب نہ لا سکے گا اور ختم ہو جائے گا تمام یورپی ممالک نے اپنے اپنے سفارتکار پاکستان سے واپس بلا لئے تھے۔ لیکن یہ ممالک بھول گئے کہ یہ ایک مسلمان قوم ہے جو جذبہ شہادت کی وارث ہے اگرچہ یہ قوم جذبہ شہادت کو بھول چکی ہے لیکن کسی بھی موقع پر یہ بھولا ہوا سبق ان کو یاد آ سکتا ہے اور 1965 کی جنگ نے پاکستانیوں کو یہ بھولا ہوا سبق یاد دلایا اور پھر دنیا بھر کے لوگوں نے ایسا حیرت کن منظر دیکھا جو تاریخ نے کبھی کہیں نہ دیکھا تھا کہ پاک فوج کے جوانوں نے صدر پاکستان اور اپنے سپہ سالار جنرل ایوب خان کی اپیل پر بموں کے ہار گلے میں ڈالے اور دشمن کے ٹینکوں کے نیچے گھس گئے اور دنیا نے دیکھا کہ ٹینک ٹکڑے ٹکڑے ہو کر فضا میں بکھر گئے اور ٹینکوں کے سائے میں پاکستان کو فتح کرنے والے ملک کو منہ کی کھانی پڑی پاک فوج کے ان جوانوں نے ثابت کر دیا کہ وہ براہ راست مالک کے روحانی فرزند اور ان کی سنت کے وارث ہیں پاک فوج کے ان جوانوں نے ثابت کر دیا جو قوم جذبہ شہادت کی وارث ہو اس دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی۔

یہ جذبہ مسلمانوں کا سرمایہ حیات ہے یہ جذبہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا لیکن یہ دنیاداری کے پردوں میں چھپ ضرور جاتا ہے آج ضرورت اس امر کی ہے کہ اس جذبہ کو ابھارنے کیلئے اقدامات کئے جائیں کیونکہ یہ ہماری گمشدہ میراث ہے اور اس جذبہ کے بغیر مسلمان قوم بالکل صفر ہے یہ جذبہ جب مسلمان قوم کے نوجوانوں میں بیدار ہوگا تو وہ دنیا میں اسلامی انقلاب برپا کر دیں گے کیونکہ جب نوجوانوں میں عقابی روح بیدار ہوتی ہے تو وہ سراپا شعلہ بن جاتے ہیں اور اگر ایک دفعہ مسلمانوں نے اپنی یہ گمشدہ میراث حاصل کر لی تو کسوو میں مسلمان مظلوم نہیں ہوگا

© rasailojaraid.com